

نصابِ دینیات سوم

برائے طلبہ ٹرسٹ جمعیت تعلیم القرآن

از پارہ ۲۱ تا ۳۰





مرتب

محمد رفیع شمسی

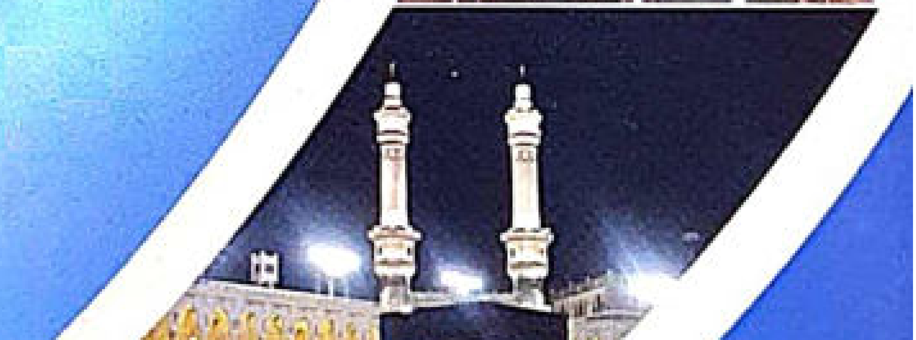
بانی ٹرسٹ جمعیت تعلیم القرآن

مصحح و نظرثانی

مفتی سمیع اللہ صاحب

متخصص دارالعلوم کراچی

مدرس جامعۃ الرشید کراچی





باشتراک

البشریٰ

ویلفیئر اینڈ ایجوکیشنل ٹرسٹ

جمعیت تعلیم القرآن

قائم شدہ 1969

ٹرسٹ جمعیت تعلیم القرآن

شش کلمے، ایمان مفصل، ایمان مجمل

اول کلمہ طیّب: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ **دوم کلمہ شہادت:** اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

سوم کلمہ تمجید: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

چہارم کلمہ توحید: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

پنجم کلمہ استغفار: اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُہٗ عَمَدًا اَوْ خَطَأً سِرًّا اَوْ عَلَانِیَۃً وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْٓ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ لَآ اَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُیُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

ششم کلمہ ردِّ کفر: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِہٖ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ بِہٖ تُبْتُ عَنْہُ وَتَبَرَّأْتُ مِنَ الْکُفْرِ وَالشِّرْکِ وَالْکِذْبِ وَالْغِیْبَۃِ وَالْبِدْعَۃِ وَالنَّمِیْمَۃِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُھْتَانِ وَالْمَعَاصِیْ کُلِّھَا وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

ایمانِ مفصّل: اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ۔

ایمانِ مجمل: اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَآئِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ۔

نصابِ دینیات

حصّہ سوم

از پارہ ۲۰ تا ۳۰

برائے طلبہ ٹرسٹ جمعیت تعلیم القرآن

مُرتّب: محمد رفیع شمسی رحمۃ اللہ علیہ

بانی: ٹرسٹ جمعیت تعلیم القرآن

تصحیح ونظرثانی: مُفتی سمیعُ اللہ صاحب

متخصص دارالعلوم کراچی، مدرّس جامعۃ الرشید، کراچی

باشتراک

البُشریٰ

ویلفیئر اینڈ ایجوکیشنل ٹرسٹ

جمعیت تعلیم القرآن ٹرسٹ

قائم شدہ 1969

کتاب کا نام	:	نصابِ دینیات (حصہ سوم)
مرتب	:	محمد رفیع قرشی رحمہ اللہ بانی: ٹرسٹ جمعیت تعلیم القرآن
تعداد صفحات	:	۶۰
سن اشاعت	:	۱۴۳۹ھ/۲۰۱۸ء
ناشر	:	البشریٰ ویلفیئر اینڈ ایجوکیشنل ٹرسٹ (رجسٹرڈ)
		9/2 سیکٹر 17، کورنگی انڈسٹریل ایریا بالمقابل محمدیہ مسجد، بلال کالونی کراچی۔
فون نمبر	:	(+92) 21-35121955-7
موبائل فون	:	0321-2196170, 0334-2212230, 0302-2534504, 0314-2676577, 0346-2190910
ویب سائٹ	:	www.maktaba-tul-bushra.com.pk www.albushra.org.pk
ای میل	:	info@maktaba-tul-bushra.com.pk info@albushra.org.pk

ٹرسٹ جمعیت تعلیم القرآن

قائم شدہ 1969

ٹرسٹ جمعیت تعلیم القرآن

مرکزی دفتر: اندرون عالمگیر مسجد عالمگیر روڈ، بہادر آباد، کراچی

فون: 021-34932283, 34935824 فیکس: 021-34936542

ای میل: jamiattalimulquran@gmail.com

ریجنل دفتر: ٹرسٹ جمعیت تعلیم القرآن 4/A، موسائی پلازہ، کینال بینک روڈ، ازمیر ٹاؤن، نزد چوہنگ ملتان روڈ، لاہور

فون: 042-35961830, 35961730 فیکس: 042-37499008

ای میل: jtqlahore@hotmail.com

مستحباتِ نماز

نماز میں پانچ مستحبات ہیں:

۱۔ تکبیر تحریمہ کہتے وقت آستینوں سے دونوں ہتھیلیاں نکال لینا۔

۲۔ رکوع سجدے میں منفرد کا تین مرتبہ سے زیادہ تسبیح پڑھنا۔

۳۔ قیام کی حالت میں سجدے کی جگہ پر، رکوع میں قدموں پر، جلسہ وقعدہ میں اپنی گود پر اور سلام کے وقت اپنے کندھوں پر نظر رکھنا۔

۴۔ کھانسی کو اپنی طاقت بھر نہ آنے دینا۔

۵۔ جمائی میں منہ بند رکھنا اور کھل جائے تو قیام کی حالت میں سیدھے ہاتھ سے اور باقی حالتوں میں بائیں ہاتھ کی پشت سے منہ چھپالینا۔

تیمّم:

طہارت حاصل کرنے کے لیے پانی میسّر نہ ہو یا پانی پر قدرت حاصل نہ ہو کہ پانی تو کنویں میں موجود ہے مگر رسی ڈول پانی نکالنے کا سامان نہ ہو، دشمن کا خوف ہو یا پانی کے استعمال یعنی غسل اور وضو سے بیماری میں اضافہ یا ہلاکت کا اندیشہ ہو، یا سفر میں ہو اور پانی ایک میل دور ہو اور نماز کا وقت ختم ہو رہا ہو تو ان سب صورتوں میں تیمّم جائز ہے۔ غسل اور وضو دونوں کے لیے تیمّم کا ایک ہی طریقہ ہے۔

تیمّم کے فرائض:

تیمّم میں تین فرض ہیں:

۱۔ نیت کرنا، یعنی یہ ارادہ کرنا کہ پاکی حاصل کرنے کے لیے تیمّم کرتا ہوں۔

۲۔ دونوں ہاتھ مٹی وغیرہ پر مار کر تمام چہرہ پر دونوں ہاتھوں سے مسح کرنا۔

۳۔ کہنیوں تک دونوں ہاتھوں کا مسح کرنا۔

طریقۂ تیمّم:

تیمّم کا طریقہ یہ ہے کہ طہارت کی نیت کر کے دونوں ہاتھ مٹی وغیرہ پر مار کر جھاڑ کر چہرے پر اس طرح پھیرلے کہ بال برابر جگہ بھی بچی نہ رہے، پھر دوسری مرتبہ دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر جھاڑ کر پہلے بائیں ہاتھ کی چاروں انگلیاں داہنے ہاتھ کی انگلیوں کے سروں کے نیچے لے جائے، پھر اوپر کی طرف کہنیوں سے انگلیوں تک کھینچتا ہوا لائے اور بائیں انگوٹھے کی اندرونی طرف کو دائیں انگوٹھے کی پشت پر پھیرے۔ پھر اسی طرح دائیں ہاتھ کو بائیں پر پھیرے اور پھر انگلیوں کا خلال کرے۔

نواقضِ تیمّم:

جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ان سے تیمّم بھی ٹوٹ جاتا ہے، نیز پانی

کا ملنا یا پانی کے استعمال پر قادر ہو جانا بھی تیمّم کو توڑ دیتا ہے۔

احتیاط:

وضو میں ہاتھ، پیر اور چہرہ پر بال برابر جگہ بھی خشک رہ جائے تو وضو نہیں ہوتا، یہی صورت غسل فرض کی ہے کہ تمام جسم پر پانی بہانا فرض ہے، اگر کوئی حصّہ خشک رہ گیا تو غسل نہیں ہوگا، اس لئے احتیاط کرنا چاہیئے، انگوٹھی، چھلّا یا کان اور ناک میں کوئی زیور ہو تو اس کو ہلا کر اس کے نیچے پانی پہنچانا ضروری ہے، تیمّم میں بھی یہی صورت ہے۔ انگوٹھی وغیرہ اتار کر یا اپنی جگہ سے ہٹا کر مسح کرے، ورنہ تیمّم نہیں ہوگا۔

سجدۂ سہو:

کسی واجب کے چھوٹ جانے یا واجب یا فرض میں تاخیر یعنی دیر ہو جانے یا کسی فرض کو اس کی جگہ سے ہٹا کر پہلے کر دینے یا کسی فرض کو دوبارہ کر دینے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے اور اس سے اس بھول کی تلافی ہو جاتی ہے۔

اگر قصداً ایسا کیا تو سجدۂ سہو سے کام نہ چلے گا بلکہ نماز دہرانا لازم ہوگا اور اگر نماز کا کوئی فرض بالکلیہ چھوٹ جائے تو اس کی تلافی سجدۂ سہو سے نہ ہوگی، نماز دوبارہ پڑھنا فرض ہے۔

طریقۂ سجدۂ سہو:

سجدۂ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ آخری قعدہ میں ''التحیات'' سے ''عبدہ ورسولہ'' تک پڑھ کر داہنی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے، ہر مرتبہ سجدہ کو جاتے ہوئے ''اللہ اکبر'' کہے اور دونوں سجدے کر کے بیٹھ جائے اور پھر دوبارہ پوری التحیات اور اس کے بعد درود شریف اور دعا پڑھے، پھر دونوں طرف سلام پھیر دے۔

گھر میں داخل ہونے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا [1]

اے اللہ! میں آپ سے بہترین داخل ہونے اور بہترین نکلنے کا سوال کرتا ہوں۔ اللہ کے نام کے ساتھ ہم داخل ہوئے اور اللہ ہی کے نام کے ساتھ ہم نکلے اور ہم نے اللہ پر بھروسہ کیا جو ہمارا رب ہے۔

پھر بآواز بلند گھر والوں کو سلام کہے۔ [2]

[1] ابوداؤد [2] ترمذی شریف

گھر سے نکلتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اللہ کے نام کے ساتھ، (گھر سے نکلتا ہوں میں) میں نے اللہ پر توکل کیا۔ نہ (کسی کو) نیکی کرنے کی قوت ہے اور نہ برائی سے بچنے کی طاقت ہے، مگر اللہ کی توفیق سے۔[1]

مفید سوال و جواب

حرکات وسکنات:

سوال: پڑی یا لیٹی حرکات کسے کہتے ہیں؟

جواب: زبر، زیر، پیش کو لیٹی حرکات کہتے ہیں۔

سوال: لیٹی حرکات کو کیسے ادا کرتے ہیں؟

جواب: لیٹی حرکات کو بغیر کھینچے ادا کرتے ہیں۔

سوال: کھڑی حرکات کسے کہتے ہیں؟

جواب: کھڑا زبر، کھڑی زیر، الٹا پیش کو کھڑی حرکات کہتے ہیں۔

---

[1] ابوداؤد وحاکم۔ سندہ صحیح، المستدرک ۱/۸۱۹

سوال: کھڑی حرکات کیسے پڑھتے ہیں؟

جواب: کھڑی حرکات والے حروف کوایک الف کی مقدار کھینچ کر پڑھتے ہیں۔

سوال: کھڑی اور پڑی یا لیٹی حرکات کے پڑھنے میں کیا فرق ہے؟

جواب: کھڑی حرکات کوایک الف کی مقدار کھینچ کر پڑھتے ہیں جب کہ لیٹی حرکات کو بغیر کھینچے پڑھتے ہیں۔

سوال: جزم کسے کہتے ہیں؟

جواب: جزم دال جیسی چھوٹی سی شکل کو کہتے ہیں۔

سوال: جزم کہاں ہوتا ہے؟

جواب: جزم ہمیشہ حرف کے اوپر ہوتا ہے۔

سوال: جزم والے حرف کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: جزم والے حرف کو ساکن کہتے ہیں۔

سوال: ساکن حرف کتنی مرتبہ اور کس طرح پڑھا جاتا ہے؟

جواب: ساکن حرف ایک مرتبہ اپنے سے پہلے والے حرف سے ملا کر پڑھا جاتا ہے، خود یا اکیلا نہیں پڑھا جاتا۔

قلقلہ:

سوال: قلقلہ والے حروف کتنے ہیں؟

جواب: قلقلہ والے حروف پانچ ہیں: ق، ط، ب، ج، د۔

سوال: ان حروف میں قلقلہ کب ہوتا ہے؟

جواب: جب یہ ساکن ہوں۔

سوال: قلقلہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: قلقلہ والے حرف کو ساکن حالت میں ادا کرتے وقت اس کے مخرج میں معمولی سی حرکت یا جنبش دینے کو قلقلہ کہتے ہیں۔

بچوں کی زبان میں ساکن حرف کو ادا کرتے وقت آواز گیند کی طرح اچھالنے کو قلقلہ کہتے ہیں۔

سوال: تنوین کسے کہتے ہیں؟

جواب: دوزبر، دوزیر، دوپیش میں سے ہر ایک کو تنوین کہتے ہیں۔

سوال: تنوین کو کیسے پڑھتے ہیں؟

جواب: تنوین کو غنہ کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

سوال: غنہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: ناک میں آواز چھپا کر پڑھنے کو غنہ کہتے ہیں۔

سوال: غنہ کی مقدار کتنی ہے؟

جواب: غنہ کی مقدار ایک الف ہے۔

سوال: ایک الف کا اندازہ کیسے لگائیں؟

جواب: بند انگلی کو درمیانی رفتار سے کھولنے یا کھلی انگلی کو درمیانی رفتار سے بند کرنے میں جتنی دیر لگتی ہے یہ ایک الف کی مقدار ہے۔

نوٹ: یہ فقط اندازہ ہے، ورنہ اصل مقدار کی درستگی کسی ماہر استاد ہی سے سمجھنا ممکن ہے۔

سوال: دوزبر والی تنوین کے ساتھ کبھی الف اور کبھی ''یا'' لکھا ہوتا ہے ان کو پڑھیں گے یا نہیں؟

جواب: دوزبر والی تنوین کے ساتھ لکھے ہوئے ''الف'' اور ''یا'' کو نہ جوڑ میں ادا کریں گے اور نہ رواں میں اسے پڑھیں گے۔

حروفِ مدّہ

سوال: حروفِ مدہ کتنے ہیں؟

جواب: حروفِ مدہ تین ہیں: واوٗ، الف، یا۔

سوال: حروفِ مدہ کی پہچان کیا ہے؟

جواب: حروفِ مدہ کی پہچان یہ ہے کہ

۱۔ الف مدہ میں الف سے پہلے زبر ہو گا جیسے: بَا.

۲۔ واوٗ مدہ میں واوٗ ساکن سے پہلے پیش ہو گا جیسے: بُوْ.

۳۔ یائے مدہ میں یا ساکن سے پہلے زیر ہو گا جیسے: بِیْ.

سوال: حروفِ مدہ کو کیسے پڑھیں گے؟

جواب: حروفِ مدہ کو ایک الف کی مقدار کھینچ کر پڑھیں گے۔

سوال: حروفِ مدہ کو پڑھتے وقت کس غلطی سے بچنا ضروری ہے؟

جواب: حروفِ مدہ کو پڑھتے وقت اِس غلطی سے بچنا ضروری ہے کہ ان کے آخر میں ہمزہ پیدا نہ ہو۔

حروفِ لین:

سوال: حروفِ لین کتنے ہیں اور کون سے ہیں؟

جواب: حروفِ لین دو ہیں: واوٗ اور یا۔

سوال: حروفِ لین کی پہچان کیا ہے اور یہ کب لین ہوں گے؟

جواب: ۱۔ حروفِ لین کی پہچان یہ ہے: واوٗ لین: جب واوٗ ساکن ہو اور اس سے پہلے زبر ہو تو واوٗ لین کہلائے گی۔

۲۔ یائے لین: جب یا ساکن ہو اور اس سے پہلے زبر ہو تو یائے لین کہلائے گی۔

سوال: حروفِ لین کو کیسے پڑھیں گے؟

جواب: جلدی اور نرمی سے۔

سوال: حروفِ لین کو پڑھتے وقت کن غلطیوں سے بچنا ضروری ہے؟

جواب: حروفِ لین کو پڑھتے وقت تین غلطیوں سے بچنا ضروری ہے:

۱۔ مجہول نہیں پڑھنا۔

۲۔ سختی اور جھٹکے سے نہیں پڑھنا۔

۳۔ کھینچ کر نہیں پڑھنا۔

سوال: تشدید کسے کہتے ہیں؟

جواب: تین دندانوں والی شکل کو تشدید یا شد کہتے ہیں۔

سوال: شد کہاں ہوتی ہے؟

جواب: شد ہمیشہ حرف کے اوپر ہوتی ہے۔

سوال: تشدید یا شد والے حروف کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: مُشَدَّد۔

سوال: تشدید والا حرف کتنی مرتبہ پڑھا جاتا ہے؟

جواب: دو مرتبہ۔

سوال: کیسے پڑھا جاتا ہے؟

جواب: ایک مرتبہ اپنے سے پہلے والے حرف کے ساتھ مل کر، دوسری مرتبہ اپنی حرکت کے مطابق۔

سوال: مشدد حروف کو کیسے ادا کریں گے؟

جواب: سختی اور جماؤ کے ساتھ یا سختی کے ساتھ ذرا رک کر۔

سوال: مشدد حرف کو وقف میں کس طرح ادا کرتے ہیں؟

جواب: سختی اور جماؤ کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔

سوال: شد والا حرف اگر قلقلہ کا ہو تو وقف کی حالت میں اسے کس طرح پڑھیں گے؟

جواب: سختی اور جماؤ سے ہی پڑھیں گے اور قلقلہ بھی کریں گے۔

تجوید

سوال: تجوید کے کیا معنی ہیں؟

جواب: تجوید کے معنی ہیں: عمدہ کرنا، سنوارنا، درست کرنا۔

قُرّاء کی اصطلاح میں تجوید کہتے ہیں: ہر حرف کو اس کے مخرج سے صفاتِ لازمہ اور عارضہ کے ساتھ بلا تکلّف ادا کرنا۔ بچوں کی زبان میں تجوید کہتے ہیں: ہر حرف کو صحیح پڑھنا اور قوانین کے تحت پڑھنا۔

لحن:

تجوید کے خلاف پڑھنے یعنی غلط پڑھنے یا بے قاعدہ پڑھنے کو لحن کہتے ہیں۔ اور عربی میں لحن غلطی کو کہتے ہیں۔

سوال: لحن کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: لحن کی دو قسمیں ہیں: لحن جلی، لحن خفی۔

سوال: لحنِ جلی کے کیا معنیٰ ہیں؟

جواب: لحنِ جلی کے معنیٰ ہیں: کھلّم کھلا، صاف اور واضح غلطی جس سے معنیٰ میں تبدیلی آ جائے یا حرف یا لفظ بدل جائے۔

سوال: لحنِ جلی کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ حرام ہے، کیونکہ بسا اوقات لحنِ جلی سے معنیٰ تبدیل ہو کر نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

لحن جلی کی قسمیں:

سوال: لحن جلی کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: لحن جلی کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں:

۱۔ ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھنا، جیسے: حا کی جگہ ہا، طا کی جگہ تا اور ذال کی جگہ زا وغیرہ۔

۲۔ بغیر کھینچ کر پڑھے جانے والے حرف کو کھینچ کر پڑھنا اور کھینچ کر پڑھے جانے والے حرف کو بغیر کھینچ کر پڑھنا، جیسے: اِیَّاكَ کو اِیَّا کَا ،لَمْ یُوْلَدْ کو لَمْ یُلَدْ اور اَلْحَمْدُ کو اَلْحَمْدُوْ وغیرہ پڑھنا۔

۳۔ حرکات کو آپس میں تبدیل کر دینا، جیسے: اَنْعَمْتَ کی جگہ اَنْعَمْتُ پڑھنا،

مشدد کی جگہ غیر مشدد حرف پڑھنا اور غیر شد والے کو مشدد پڑھنا، جیسے:
اَلرَّحْمٰن کو اَرَحْمٰن پڑھنا، اسی طرح جَزَاكَ اللّٰهُ کی جگہ جَزَّاكَ اللّٰهُ پڑھنا۔

۴۔ ساکن کو متحرک پڑھنا، جیسے: اَنْعَمْتَ سے اَنَعَمْتَ۔

لحن خفی:

سوال: لحنِ خفی سے کیا مراد ہے اور اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: لحنِ خفی سے مراد چھپی ہوئی پوشیدہ غلطی، اس کا حکم یہ ہے کہ یہ مکروہ ہے، مگر بچنا اس سے بھی ضروری ہے۔ حروف کے حسین اور عمدہ ہونے کے جو جو قواعد ہیں ان کے خلاف پڑھنے سے لحن خفی واقع ہو جاتی ہے، جیسا کہ را کے اوپر زبر یا پیش ہونے کی صورت میں را کو موٹا پڑھنا چاہیے، لیکن پڑھنے والے نے باریک پڑھ دیا وغیرہ۔

نونِ مُشَدَّ دُ اور میم مشدد

بچو! نونِ مشدد اور میم مشدد پر ہمیشہ غنہ ہوتا ہے، یہاں تک کہ وقف کی حالت میں بھی غنہ ہوتا ہے، جیسے: اِنَّ، اِنّھن، عمَّ.

لام کا قاعدہ

لفظ اللّٰہ اور اللّٰھم کے لام سے پہلے زبر یا پیش والا حرف ہو تو لفظ اللّٰہ اور اللّٰھم کا لام موٹا پڑھا جائے گا، اگر زیر ہو تو باریک پڑھا جائے گا۔

نون ساکن اور تنوین کے قاعدے

نون ساکن اور تنوین کے چار قاعدے ہیں:

۱۔ اظہار ۲۔ ادغام ۳۔ اقلاب ۴۔ اخفا

اظہار:

نونِ ساکن اور نونِ تنوین کے بعد حروفِ حلقی میں سے کوئی حرف آ جائے تو نونِ ساکن اور تنوین کا اظہار ہوگا، یعنی غنہ نہیں ہوگا۔

حروفِ حلقی یہ ہیں: ء، ھ، ع، ح، غ، خ، جیسے انعمت، کل، آمن، من ھاجر وغیرہ۔

اِدغام:

نونِ ساکن یا نونِ تنوین کے بعد حروف ''یَرْمَلُوْنَ'' کے چھ حروف میں سے کوئی حرف آجائے تو نونِ ساکن اور نونِ تنوین کا ''یَرْمَلُوْنَ'' میں ادغام ہوگا۔ چار حروف (یمون) میں ادغام مع الغنہ ہوگا، اور دو حرف ''ل، ر'' میں ادغام بلاغنہ ہوگا۔

ادغام مع الغنہ کی مثالیں جیسے: من یقول، ان مّا، من وّال، انّا

ادغام بلاغنہ کی مثالیں جیسے: مِنْ لَدنه، مِن رَّبی وغیرہ۔

چار کلمات ایسے ہیں جن کے نونِ ساکن پر نہ تو غنہ ہوگا اور نہ ہی ادغام ہوگا، وہ کلمات یہ ہے: دنیا، قنوان، صنوان اور بنیان۔

اِقلاب:

نونِ ساکن، نونِ تنوین کے بعد اگر صرف با آجائے تو اقلاب ہوگا، یعنی نونِ ساکن اور تنوین کو میم سے بدل دیں گے اور غنہ کے ساتھ پڑھیں گے، جیسے: من بعدی، سمیع بصیر وغیرہ۔

اِخفاء:

نونِ ساکن، نونِ تنوین کے بعد اگر پندرہ حروف میں سے کوئی حرف آجائے تو نونِ ساکن اور نونِ تنوین میں اخفاء مع الغنہ ہوگا۔

حروفِ اخفاء: ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ف، ق، ک۔

میم ساکن کے قاعدے

میم ساکن کے تین قاعدے ہیں:

۱۔ادغام　　۲۔اخفاء　　۳۔اظہار

ادغام: میم ساکن کے بعد اگر میم آجائے تو ادغام مع الغنہ ہوگا، جیسے: لکم منہ وغیرہ۔

اخفاء: میم ساکن کے بعد اگر با آجائے تو اخفاء مع الغنہ ہوگا، جیسے: ترمیھم بحجارۃ وغیرہ۔

اظہار: میم ساکن کے بعد اگر میم اور با کے علاوہ کوئی اور حرف آجائے تو اظہار ہوگا، جیسے: لکم دینکم، ان کنتم صادقین وغیرہ یعنی میم ساکن پر غنہ نہیں ہوگا۔

گھر کے آداب

بچو! ہر جگہ کے علیحدہ علیحدہ آداب ہوتے ہیں، اپنا گھر، پرایا گھر، مسجد، مدرسہ کسی مجلس یا دعوت میں شرکت کرنی ہو تو ان کے آداب ہم کو آنے چاہئیں۔ چوں کہ ہمارا زیادہ وقت اپنے گھر میں گزرتا ہے اس لیے گھر کے آداب سیکھنا ہم سب کے لیے ضروری ہے، صبح سویرے جب اٹھیں تو یہ دعا پڑھ لیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ

سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

اس کے بعد پہلے مسواک کریں اور پھر بیت الخلاء جائیں۔ بیت الخلاء جانے سے قبل یہ دعا پڑھ لیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں خبیث جنوں سے، مرد ہوں یا عورت۔

پہلے بایاں پاؤں بیت الخلاء میں داخل کریں، پھر دایاں پاؤں۔ قبلہ رخ نہ منہ ہو اور نہ پیٹھ۔ فارغ ہو کر جب باہر آئیں تو پہلے دایاں پاؤں نکالیں، پھر بایاں پاؤں اور یہ دعا پڑھیں:

غُفْرَانَکَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ

اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اس تکلیف سے نجات دی اور عافیت دی۔

اپنا بستر تہہ کرلیں اور وضو کریں۔ وضو کی ترکیب نماز کی کتابوں میں مل جائے گی، ناشتہ اور کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھنی نہ بھولیں بلکہ زور سے پڑھیں کہ دستر خوان پر بیٹھنے والے سب سن لیں۔ کھانا اپنے آگے سے کھائیں۔ اسی قدر اپنی پلیٹ میں نکالیں جس قدر کھاسکیں، نوالہ چبا چبا کر

کھائیں، آواز نہ نکلنے پائے، چھوٹے نوالے لیں، اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنی بھول جائیں تو جس وقت یاد آئے بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ کہیں۔ دو آدمی گفتگو کر رہے ہوں تو ان کی بات سننے کی کوشش نہ کریں، نہ ان کی باتوں میں مداخلت کریں۔ دوسروں کے ساتھ وہ برتاؤ کریں جو اپنے ساتھ چاہتے ہیں۔

بچو! گھر کا کوڑا کرکٹ گھر کے سامنے باہر نہ پھینکیں، بلکہ پلاسٹک کی تھیلی میں بند کر کے دروازہ کے باہر رکھ دیں، تاکہ جمعدار لے جائے، گھر کے باہر پھینکنے سے گندگی ہوگی۔ اور بیماری بھی پھیلے گی۔ جب گھر میں داخل ہوں تو بسم اللہ پڑھیں اور گھر والوں کو سلام کریں، جب جانے لگیں تو اللہ حافظ کہیں اور سلام کریں۔

بچو! آپ نے اس پر اگر عمل کیا تو آپ کا گھر امن والا بن جائے گا، اللہ تعالیٰ کی برکتیں حاصل ہوں گی، امید ہے ان سب باتوں پر آپ ضرور عمل کریں گے۔

مسلمانوں کی ضرورتوں کو پورا کرنا

بچو! مسلمان کی ضرورت پورا کرنا بڑا ثواب ہے، اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی اس کی بڑی قدر ہے اور لوگوں میں بھی یہ آدمی بہت اچھا سمجھا جاتا ہے، سب لوگ اس سے محبّت کرتے ہیں اور جب اس کو کوئی ضرورت پیش آجاتی ہے تو اس کو

پورا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں: ''نیک کام کرو تا کہ تم کامیابی پاؤ''۔ [1]

اور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرے، نہ اس کی مدد کرنا چھوڑے، جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں ہوتا ہے اللہ اس کی ضرورتیں پوری فرماتا ہے۔ جو شخص کسی مسلمان سے کوئی مصیبت دور فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں قیامت کے دن کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت اس سے دور فرماتا ہے۔ جو شخص کسی مسلمان کے کسی عیب پر پردہ ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیبوں پر پردہ ڈال دے گا۔

ایک اور حدیث میں یہ بھی اضافہ ہے:

جو شخص کسی شخص پر آسانی کرتا ہے اللہ پاک دنیا اور آخرت میں اس پر آسانی فرمائے گا، اللہ بندے کا مددگار رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کا مددگار رہتا ہے۔ جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے کسی راستہ پر چلتا ہے اللہ اس کے لیے جنّت کی طرف کا راستہ آسان کر دیتا ہے اور جو لوگ

---

[1] الحج: ۷۷ کا جزء

کتاب اللہ کی تلاوت اور اس کے درس کے لیے اللہ کے گھروں میں سے
کسی گھر میں جمع ہوں تو ان پر سکینہ (اطمینان قلب) نازل ہوتی ہے اور
رحمتِ خداوندی ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان کو اپنے گھیرے میں
لے لیتے ہیں۔ اللہ پاک ان کا تذکرہ اپنے قریب رہنے والے فرشتوں
میں فرماتے ہیں۔ اور جس کے عمل نے اس کو پیچھے کر دیا اس کا نسب اس کو
آگے نہیں لے جاسکتا۔

بچو! آپ اللہ سے مدد چاہتے ہیں تو ضرورت منداور کمزور مسلمانوں کی مدد کریں، آپ اپنی ضرورت پوری کرنا چاہتے ہیں تو دوسرے مسلمانوں کی ضرورتیں پوری کریں۔

مسلمان کی توہین

مسلمان کی توہین بھی نہیں کرنی چاہیے، فرمایا نبی کریم ﷺ نے: ''آدمی کے بُرا ہونے کے لیے یہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو ذلیل یا اپنے سے کم تر سمجھے۔ مسلمان کی ساری چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں، اس کی جان، اس کا مال اور اس کی آبرو''۔

غیبت

بچو! غیبت اسے کہتے ہیں کہ کسی کی اس کے پیٹھ پیچھے برائی کی جائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

غیبت زنا سے زیادہ سنگین ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ غیبت زنا سے زیادہ سنگین کیوں ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی اگر بدبختی سے زنا کرلے تو صرف توبہ سے اس کی معافی اور مغفرت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوسکتی ہے، مگر غیبت کرنے والے کو جب تک وہ شخص معاف نہ کردے جس کی اس نے غیبت کی ہے اس کی معافی اور بخشش اللہ کی طرف سے نہیں ہوگی۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں:

کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرے گا کہ وہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے، اس سے تو تم خود نفرت کرتے ہو۔[۱]

گویا غیبت کرنا ایسا ہی ہے جیسے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا۔

---

[۱] الحجرات:۱۲

جھوٹ

بچو! جھوٹ بہت بڑا گناہ ہے، جھوٹ بولنے والے کا اعتبار نہیں رہتا۔ اس کی عزت نہیں رہتی، جھوٹ مذاق میں بھی نہیں بولنا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بندہ جب جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس کے جھوٹ کی بدبو سے ایک میل دور چلا جاتا ہے۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو بتاؤں کہ بڑے گناہ کون کون سے ہیں؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور معاملات میں جھوٹی گواہی دینا، اور جھوٹ بولنا۔

بچو! جھوٹے آدمی کا جھوٹ ایک دو دفعہ چل جاتا ہے، پھر لوگ اس کا یقین کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ جو آدمی سچ بولتا ہے اس کی دوکان خوب چلتی ہے اور جو جھوٹ بولتا ہے اس کی دکان پر گاہک آتے ہوئے ڈرتا ہے۔

بچو! ہم تم کو جھوٹ اور سچ کی دو کہانیاں سناتے ہیں:

ایک لڑکا گاؤں کے باہر بکریاں چرا رہا تھا، اس کو شرارت سوجھی، اس نے مذاق میں شور مچادیا کہ شیر آیا، شیر آیا، لوگ بھاگے بھاگے اس کی مدد کو آئے تو وہ لڑکا ہنسنے لگا۔ کہنے لگا: میں نے تو مذاق کیا تھا، کچھ دن بعد جب وہ بکریاں چرا رہا تھا تو واقعی شیر آ گیا، اس نے پھر شور مچایا کہ شیر آیا، شیر

آیا، لوگوں نے سمجھا کہ لڑکا پھر مذاق اور شرارت کر رہا ہے، کوئی نہیں آیا اور شیر نے لڑکے پر حملہ کر دیا اور اس کو مار دیا۔ یہ جھوٹ کا انجام ہوا۔

اب سچ کا انجام کیا ہوا اس کے متعلق بھی ایک سچّی کہانی سن لیں۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ مشہور بزرگ اپنے گھر سے پڑھنے کے لیے سفر پر روانہ ہوئے تو ان کی والدہ نے روپوں پیسوں کی ایک تھیلی ان کی کمر سے باندھ دی، تاکہ ضرورت کے وقت کام آئے اور تاکید کر دی کہ بیٹا جھوٹ کبھی نہ بولنا، ایک قافلہ میں جا رہے تھے کہ ڈاکو آ گئے اور مسافروں کو لوٹنا شروع کر دیا، یہ چوں کہ بچے تھے سمجھے کہ ان کے پاس کچھ نہیں ہوگا، ان کو کچھ نہیں کہا، ڈاکوؤں کے سردار نے ان سے پوچھ لیا کہ بچے تمہارے پاس کیا ہے؟ چوں کہ والدہ نے ہدایت کر دی تھی کہ کبھی جھوٹ نہیں بولنا، اس لئے سچ سچ بتا دیا کہ ''اشرفیاں ہیں''، اس نے پوچھا کہاں ہیں؟ جواب دیا: ''میری کمر سے بندھی ہوئی ہیں'' سردار بولا کہ تم اگر یہ کہہ دیتے کہ میرے پاس کچھ نہیں تو ہم تم کو چھوڑ دیتے۔ تم نے کیوں بتایا کہ اشرفیاں تمہارے پاس ہیں؟

عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ چلتے ہوئے میری ماں نے کہہ دیا تھا کہ بیٹا جھوٹ کبھی نہ بولنا، اس واقعہ کا ڈاکوؤں کے سردار پر بڑا اثر

ہوا کہ یہ بچہ اپنی ماں کی ہدایت پر جھوٹ نہیں بولتا اور ہم لوگ اللہ کی نافرمانی کرتے ہیں، لوگوں کے اموال لوٹتے ہیں، ہمارا مرنے کے بعد کیا حشر ہوگا؟ اس خیال سے وہ رونے لگا اور اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ سب کا مال واپس کردو، اس طرح بچے کے سچ بولنے کی وجہ سے سب مسافروں کے مال واپس مل گئے ۔ ڈاکوؤں کے سردار اور اس کے سب ساتھیوں نے اللہ تعالیٰ سے توبہ کی اور بہت نیک بن گئے ۔

بچو! جھوٹ کی برائی اور سچ بولنے کی بھلائی ہمارے سامنے آ گئی، آیئے، ہم سب عہد کریں کہ ان شاء اللہ ہمیشہ سچ بولیں گے ۔

نمازِ جنازہ کا بیان

نیت: قبلہ رو ہو کر دل میں یہ خیال کرے کہ چار تکبیر نمازِ جنازہ فرض کفایہ پڑھتا ہوں جس میں اللہ تعالیٰ کی حمد، نبی کریم ﷺ پر درود اور میت کے لیے دعا ہوگی ۔

پہلی تکبیر کے بعد ثناء یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ آخر تک پڑھو۔

دوسری تکبیر کے بعد نماز والا درود شریف پڑھو۔

تیسری تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھو:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَ عَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ، وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهٗ، وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ، وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ، وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ، وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَقِهٖ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ۔[1]

یا اللہ! اس کو بخش دے اور اس پر رحم فرما اور اس کو عافیت و سلامتی عطا فرما اور معاف فرما، اور جنّت میں اس کی اچھی مہمانی فرما اور اس کی قبر کو کشادہ فرما اور اس کو پانی، برف اور ٹھنڈے پانی سے دھو دے اور گناہوں سے ایسا پاک کر دے جس طرح سفید کپڑا میل سے صاف کر دیا جاتا ہے اور دنیا کے گھر سے وہاں اچھا گھر دے اور دنیا کے اہل سے اچھا اہل مرحمت فرما۔ اور یہاں کے رفیقِ حیات سے وہاں اچھا رفیق حیات عنایت فرما، اور اس کو جنّت میں داخل کر اور عذاب قبر اور عذاب جہنّم سے اس کو بچا۔

چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیر دے۔

مسئلہ: جنازہ کو قبرستان کی طرف لے جاتے وقت راستہ میں اونچی اونچی آواز میں نعت خوانی یا درود یا کلمۂ شہادت کا پڑھنا جائز نہیں۔[2]

---

[1] مسلم [2] فتاویٰ عالمگیری

قبر میں میت کو اتارتے وقت یہ دعا پڑھو:

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰه.[1]

اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر میت کو اتارتا ہوں۔

اور قبر پر مٹی ڈالتے ہوئے یہ پڑھو:

مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى.[2]

اسی زمین سے ہم نے تمہیں پیدا کیا تھا، اسی میں ہم تمہیں واپس لے جائیں گے اور اسی سے ایک مرتبہ پھر تمہیں نکال لائیں گے۔

دفن کے بعد ایک آدمی قبر کے سرہانے کھڑا ہو کر سورۂ بقرہ کا پہلا رکوع **اولٰئك هم المفلحون** تک اور دوسرا آدمی قبر کی پائینتی کی جانب کھڑا ہو کر سورۂ بقرہ کا آخری رکوع **آمن الرسول** سے آخر تک پڑھے۔[3]

اور آخر میں بغیر ہاتھ اٹھائے میت کے لیے دعا مانگو۔

---

[1] ابوداؤد [2] طٰہٰ:۵۵ [3] آثار السنن:۲/۱۱

وضو کی سنتیں

۱۔ نیت کرنا۔

۲۔ بسم اللہ پڑھنا۔

۳۔ پہلے دونوں ہاتھ دھونا۔

۴۔ کلی کرنا۔

۵۔ مسواک کرنا۔

۶۔ ناک میں پانی ڈالنا۔

۷۔ ہر عضو کو تین بار دھونا۔

۸۔ تمام سر اور کانوں کا مسح کرنا۔

۹۔ داڑھی اور انگلیوں کا خلال کرنا۔

۱۰۔ ایک عضو کے خشک ہونے سے قبل دوسرا عضو دھونا، یعنی متواتر وضو کرنا۔

۱۱۔ وضو کے فرضوں میں ترتیب کا خیال رکھنا، یعنی پہلے منہ دھونا، پھر اس کے بعد دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھونا اور پھر مسح کرنا، آخر میں دونوں پیر دھونا۔

وضو کے مستحبات

۱۔ گردن کا مسح کرنا۔

۲۔ قبلہ رخ بیٹھنا۔

۳۔ کلمۂ شہادت پڑھنا۔

۴۔ ہر عضو کو مل کر دھونا۔

۵۔ داہنی طرف سے شروع کرنا۔

۶۔ بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا۔

۷۔ خود وضو کرنا، کسی سے مدد نہ لینا۔

مکروہاتِ وضو

۱۔ ناپاک جگہ پر وضو کرنا۔

۲۔ داہنے ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔

۳۔ وضو کرتے وقت باتیں کرنا۔

۴۔ پانی زیادہ بہانا۔

مکروہاتِ نماز

۱۔ سدل یعنی کپڑے کا لٹکانا۔ مثلاً: چادر سر پر ڈالنا اور اس کے کنارے لٹکا دینا یا اچکن یا چوغہ آستینوں میں ہاتھ ڈالے بغیر مونڈھوں پر ڈال لینا۔

۲۔ کپڑوں کو مٹی سے بچانے کے لیے ہاتھ سے سمیٹنا۔

۳۔ اپنے کپڑوں یا بدن سے کھیلنا۔

۴۔ معمولی کپڑوں میں (جنہیں پہن کر مجمع میں جانا پسند نہیں کیا جاتا) نماز پڑھنا۔

۵۔ منہ میں روپیہ یا پیسہ یا کوئی اور ایسی چیز رکھ کر نماز پڑھنا جس کی وجہ سے صحیح قراءت پڑھنے میں مشقت ہو۔ اور اگر قراءت پڑھ ہی نہ سکے تو نماز بالکل نہ ہوگی۔

۶۔ سستی اور لاپروائی کی وجہ سے ننگے سر نماز پڑھنا۔

۷۔ بالوں کو سر پر جمع کر کے جوڑا باندھنا۔

۸۔ کنکریوں کو ہٹانا، لیکن اگر سجدہ کرنا مشکل ہو تو ایک مرتبہ ہٹانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

۹۔ انگلیاں چٹخانا یا ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا۔

۱۰۔ کمر یا کوکھ یا کولہے پر ہاتھ رہنا۔

۱۱۔ قبلہ کی طرف سے منہ پھیر کر یا صرف نگاہ سے اِدھر اُدھر دیکھنا۔

۱۲۔ کتے کی طرح بیٹھنا، یعنی رانیں کھڑی کر کے رانوں کو پیٹ اور گھٹنوں کو سینے سے ملا لینا اور ہاتھ کو زمین پر رکھنا۔

۱۳۔ سجدہ میں دونوں بازوؤں کو زمین پر بچھا لینا مرد کے لیے مکروہ ہے۔

۱۴۔ کسی ایسے آدمی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا جو نمازی کی طرف منہ کر کے بیٹھا ہو۔

۱۵۔ ہاتھ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا۔

۱۶۔ بلا عذر چار زانو آلتی پالتی مار کر بیٹھنا۔

۱۷۔ قصداً جمائی لینا یا روک سکنے کی حالت میں نہ روکنا۔

۱۸۔ پاخانہ یا پیشاب کی حاجت کے وقت نماز پڑھنا۔

۱۹۔ آنکھوں کو بند کرنا، لیکن اگر نماز میں دل لگنے کے لیے بند کر لیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

۲۰۔ امام کا محراب کے اندر چھپ کر کھڑا ہونا، لیکن اگر قدم محراب کے باہر ہوں تو مکروہ نہیں۔

۲۱۔ اکیلے امام کا ایک ہاتھ اونچی جگہ کھڑا ہونا، اور اگر اس کے ساتھ کچھ مقتدی

بھی ہوں تو مکروہ نہیں۔

۲۲۔ ایسی صف کے پیچھے اکیلے کھڑا ہونا جس میں جگہ خالی ہو۔

۲۳۔ کسی جاندار کی تصویر والے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا۔

۲۴۔ ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ نمازی کے سر کے اوپر یا اس کے سامنے یا دائیں یا بائیں تصویر ہو۔

۲۵۔ آیتیں یا سورتیں یا تسبیحات انگلیوں پر شمار کرنا۔

۲۶۔ چادر یا کوئی کپڑا اس طرح لپیٹ کر نماز پڑھنا کہ جلدی سے ہاتھ نہ نکل سکیں۔

۲۷۔ نماز میں انگڑائی لینا یعنی سستی اتارنا۔

۲۸۔ عمامہ (پگڑی) کے پیچ پر سجدہ کرنا۔

۲۹۔ سنت کے خلاف نماز میں کوئی کام کرنا۔

اسماءُالحسنٰی

پیارے بچو! ''اللہ'' خدائے تعالیٰ کا ذاتی (یعنی اصلی) نام ہے، اس کے سوا باقی تمام نام صفاتی ہیں۔

پیارے بچو! اللہ ہی نفع اور نقصان کا مالک ہے اور تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے۔ لہٰذا ہمیں ہر حالت میں اللہ ہی کو پکارنا چاہیے۔ جب بھی کوئی پریشانی آئے یا جب بھی کچھ مانگنا ہو اللہ سے مانگو۔ مثلاً: یا اللہ! مجھے سبق یاد کرادے۔ یا اللہ! مجھے امتحان میں پاس کردے۔ یا اللہ! مجھے عالم بنادے۔ یا اللہ! میرے اور میرے والدین اور میرے استادوں کے گناہ معاف فرمادے۔

اور ہاں بچو! ہر نماز کے بعد سو مرتبہ یا اللہ پڑھنا نہ بھولنا۔

اللہ کے چند صفاتی نام حسبِ ذیل ہیں:

الرحمٰن جل جلالہ

بے حد رحم کرنے والا

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ رحمٰن ہے۔ اپنے بندوں پر بے حد مہربان ہے۔ محتاج بندوں پر بھلائیوں کے دروازے کھولتا ہے۔ اس کی رحمت سب پر چھائی ہوئی ہے۔

لہٰذا پیارے بچو! ہمیں بھی چاہیے کہ ہم سب کے ساتھ محبّت سے رہیں۔

ہر ایک کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کریں۔

اَلرَّحِیْمُ جل جلالہ

بڑا مہربان

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ رحیم ہے کہ وہ آخرت میں ایمان والے بندوں پر مہربانی کرے گا اور ان کی غلطیوں کو معاف کر دے گا۔ لیکن بچو! ہمیں چاہیے کہ ہم گناہ کے کام سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں۔

اَلْمَلِكُ جل جلالہ

حقیقی بادشاہ

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا مالک ہے، تمام آسمان اور تمام دنیا اور ان دونوں کے درمیان جو کچھ ہے وہ سب اس کی حکومت میں داخل ہیں۔

اَلْقُدُّوْسُ جل جلالہ

برائیوں سے پاک ذات

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے تمام برائیوں اور خرابیوں سے پاک ہیں۔ لٰہذا بچو! ایسی پاک ذات کی ہمیں ہر بات ماننی چاہیے۔

السّلام

بے عیب ذات

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے جملہ برائیوں اور خرابیوں وعیبوں سے پاک ہے۔تو ہمیں بھی چاہیے کہ ہم خود بھی برائی سے بچیں اور دوسروں کو بھی برائی سے بچائیں۔

المؤمن

امن بخشنے والا

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی امن دینے والانہیں ہے۔صرف اسی کانام ہی دل کوآرام اورروح کواطمینان بخشنے والا ہے۔

المھیمن

نگہبان

پیارے بچو! اچھی طرح سمجھ لوکہ ہمارا معبود وہی اللہ ہے جوکسی کاحق ضائع نہیں کرتا۔ ہرایک کانگہبان ہےاورسب کے خوف کودورکرتا ہے۔

العزیز

سب پرغالب

پیارے بچو! اللہ وہ ہے جسے ساری مخلوق پرمکمّل غلبہاورکامل اقتدارحاصل ہے

اور وہ اپنی طاقت وقدرت کا استعمال حکمت اور رحم، علم اور حلم کے ساتھ کرتا ہے۔

الْجَبَّارُ جل جلالہ

ہر خرابی کی اصلاح کرنے والا

پیارے بچو! وہ ٹوٹے ہوئے دلوں کا جوڑنے والا اور درست کرنے والا بھی ہے۔

الْمُتَكَبِّرُ جل جلالہ

بڑائی اور بزرگی والا

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ تمام بری باتوں اور عادتوں سے پاک ہے اور سب سے اونچا ہے۔ سب سے بڑا ہے، دنیا کے سارے بڑے اللہ تعالیٰ سے چھوٹے ہیں، اس لیے بار بار "اللہ اکبر" پڑھا کرو، تاکہ آپ کے دل میں یہ بات بیٹھ جائے کہ اللہ تعالیٰ سب سے بڑے ہیں۔

الْخَالِقُ جل جلالہ

پیدا کرنے والا

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ وہی ہے جس نے ہر چیز کو اپنے اندازے سے ٹھیک ٹھیک پیدا کیا ہے۔ جو چیز بھی ہمیں اور آپ کو دنیا میں نظر آتی ہے ان سب کا پیدا کرنے والا ایک اللہ ہے اور یہ سب چیزیں اللہ نے ہمارے لیے ہی پیدا کی ہیں۔

اَلْبَارِئُ جَلَّ جَلَالُهٗ

جان ڈالنے والا

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے تمام مخلوق کو پیدا کیا ہے، پھر ان میں جان ڈالی ہے۔

اچھا پیارے بچو! اس نام کو سو مرتبہ اپنی کاپی میں لکھو باری۔

اَلْمُصَوِّرُ جَلَّ جَلَالُهٗ

صورت دینے والا

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ جس کی جیسی چاہتا ہے صورت بناتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہی نے ہم سب کی ایک دوسرے سے مختلف صورتیں بنائی ہیں۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے جس کو جیسا بنایا ہے وہ اس پر شکر کرے۔

اَلْغَفَّارُ جَلَّ جَلَالُهٗ

درگزر کرنے والا

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ کا نام غفار ہے، یعنی اللہ تعالیٰ ایسے معاف کرنے والے ہیں کہ اگر کوئی انسان اتنے گناہ کرے کہ آسمان و زمین کے درمیان کا خلا بھر جائے اور پھر سچّے دل سے توبہ کر لے، تب بھی اللہ تعالیٰ اس کے سارے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔

اَلْقَهَّارُ جَلَّ جَلَالُهٗ

سب پر قابو رکھنے والا

پیارے بچو! ہمارا زمین پر آرام سے چلنا، آسمان کے نیچے بے فکر رہنا صرف اس وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حکم سے زمین و آسمان کو قابو رکھا ہوا ہے اور اپنے فضل سے ان کو ہمارے لیے فائدہ مند بنا دیا ہے۔

اَلْوَهَّابُ جَلَّ جَلَالُهٗ

سب کچھ عطا کرنے والا

پیارے بچو! کسی مخلوق کے پاس اور کسی بندہ کے پاس اپنی کوئی چیز نہیں، جو کچھ بھی ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ہے۔ اس لیے یوں دعا مانگا کرو:

یَا وَهَّابُ هَبْ لِي

اے سب کچھ عطا کرنے والے! مجھے اپنی نعمتیں عطا فرما۔

کسی چیز کی ضرورت ہو تو کسی بندہ سے کبھی بھی نہیں مانگا کرو، صرف اللہ ہی سے مانگو۔

اَلرَّزَّاقُ جَلَّ جَلَالُهٗ

روزی دینے والا

پیارے بچو! سارے انسانوں اور سارے جانداروں کو اللہ تعالیٰ روزی دیتا ہے اور سب کو وہی چیز کھلاتا ہے جو ان کے لیے فائدہ مند ہے۔

اس نام کو سو مرتبہ اپنی کاپی میں لکھو: یا رزّاق۔ اور یہ دعا مانگا کرو:

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ مِنْ عِنْدِكَ

اے اللہ! مجھے اپنے فضل سے اپنی طرف سے روزی عطا فرما۔

اَلْفَتَّاحُ جل جلالہ

کھولنے والا اور مشکلات کا دور کرنے والا

پیارے بچو! وہ اللہ ہی ہے جو دل کو حق کے لیے کھول دیتا ہے اور اہل حق اور اہل باطل کے درمیان فیصلہ فرماتا ہے۔

اَلْعَلِیْمُ جل جلالہ

جاننے والا

اللہ تعالیٰ دلوں کی باتوں کو جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو انسانوں کے تمام اعمال کا علم ہے۔ ریت کے ذروں کا اس کو علم ہے، پانی کے قطروں کا اس کو علم ہے، چھوٹی سے چھوٹی چیز سے لے کر بڑی سے بڑی چیز اور ہر بات کا اسے علم ہے۔

اَلْقَابِضُ جَلَّ جَلَالُهٗ

روزی تنگ کرنے والا

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں روزی بقدر ضرورت دیتے ہیں، تا کہ وہ اللہ سے بار بار مانگنے والا بن جائے اور جس حال میں اللہ تعالیٰ نے اس کو رکھا اسی حال میں خوش ہونے والا بن جائے۔

اَلْبَاسِطُ جَلَّ جَلَالُهٗ

روزی فراخ کرنے والا

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ جس کی چاہتے ہیں روزی بڑھا دیتے ہیں، تا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے والا بن جائے۔ اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر خرچ کر کے اللہ کو راضی کرنے والا بن جائے۔

اَلْخَافِضُ جَلَّ جَلَالُهٗ

پست کر دینے والا

پیارے بچو! وہی ہے جو برائی کرنے والے کو نیچا کر دیتا ہے۔ لہٰذا ہمیں خود بھی برائی سے بچنا چاہیے اور کوشش کرنی چاہیے کہ ہم دوسروں کو بھی گناہوں سے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچانے والے بنیں۔

الرَّافِعُ جلّ جلالہٗ

بلند کر دینے والا

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ایمان اور سچے علم والوں کے درجے بڑھاتا اور بلند کرتا ہے۔ لہٰذا آپ بھی دعا مانگو کہ اللہ تعالیٰ ہم کو دین کے علم والا بنائے۔

الْمُعِزُّ جلّ جلالہٗ

عزت دینے والا

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ ہی عزت کا مالک ہے اور وہی رسولوں کو اور ان پر ایمان لانے والوں کو عزت دیتا ہے۔

لہٰذا پیارے بچو! یہ ارادہ کرو کہ ہم سارے انسانوں کو ایمان والا بنانے کی کوشش کریں گے، تاکہ سب ہی کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عزت مل جائے۔

الْمُذِلُّ جلّ جلالہٗ

ذلت دینے والا

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ ہی ذلت دیتا ہے ان لوگوں کو جو اس کو نہیں مانتے اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں۔

لہٰذا پیارے بچو! آج سے یہ فیصلہ کرلو کہ ہم ساری دنیا والوں کو دنیا اور

آخرت دونوں کی ذلت سے بچائیں گے اور سب کافروں کو سمجھائیں گے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لے آؤ۔

حافظ کے درجات اور حافظ کا باعمل ہونا

پیارے بچو! آپ نے یہ تو پڑھ لیا ہے کہ قرآن مجید پڑھنا اور اسے حفظ کرنا کتنے بڑے اجروثواب کی بات ہے کہ حافظ کے والدین کو قیامت کے دن ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی چمک وروشنی سورج سے بھی زیادہ ہوگی۔ اور یہ بھی آپ نے پڑھا ہے کہ قیامت کے دن حافظ اللہ کے حکم سے قرآن کی تلاوت شروع کرے گا اور اونچے درجات طے کرتا چلا جائے گا، یہاں تک کہ قرآن کی آخری آیت کے ساتھ وہ جنّت میں اپنے اعلیٰ درجہ پر پہنچ جائے گا۔

لیکن بچو! اس بات کو خوب سمجھ لو کہ یہ تمام درجات اور انعامات اس وقت ملیں گے جب قرآنِ مجید کی تعلیمات کے مطابق اور رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق زندگی گزاریں گے۔ اور آپ کی نیت خالصتاً اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی ہوگی۔

اب بچو! آپ کو چند آداب بتائے جارہے ہیں جن پر عمل کرکے آپ ایک اچھے طالبِ علم اور پھر ایک ایسے کامیاب انسان بن سکتے ہیں جن کی دنیاوی زندگی بھی کامیاب ہوگی اور آخرت کی زندگی میں بھی اسے کامیابی ملے گی۔

تعلیم حاصل کرنے کے آداب:

ایک اچھے طالب علم کی خصوصیات درج ذیل ہیں:

۱۔ اخلاصِ نیت۔

۲۔ بری عادتوں سے بچنا۔

۳۔ اساتذہ کا ادب۔

۴۔ دین کی کتابوں کا ادب۔

۵۔ علم کی حرص رکھنا۔

۶۔ علم حاصل کرنے میں محنت کرنا۔

۷۔ علم حاصل کرنے میں ثابت قدمی اور تکلیفیں برداشت کرنا۔

۸۔ ساتھیوں کے ساتھ ہمدردی رکھنا۔

اخلاصِ نیت:

قرآن اور دوسرے دینی علوم حاصل کرنے میں کوئی دنیاوی مقصد دل میں نہیں ہونا چاہیے۔ صرف یہ نیت ہونی چاہیے کہ علم حاصل کر کے اللہ کو راضی کرنا ہے اور اپنی آخرت درست کرنی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہے:

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ.[۱]

سوائے اس کے نہیں اعمال نیتوں پر مبنی ہیں۔

یعنی ایسے اعمال جو دیکھنے میں اچھے معلوم ہوں، لیکن نیت اللہ کی رضا کی نہ ہو تو ان اعمال کا اجر اللہ تعالیٰ سے ہرگز نہیں ملے گا بلکہ سخت عذاب اور تکلیف ملے گی۔ جو لوگ دنیا کو دکھانے کے لیے اور اپنے کو دوسروں کے سامنے بڑا ثابت کرنے اور دنیا میں دولت کمانے کے لیے علم حاصل کرتے ہیں ان کے لیے بہت سخت عذاب ہے، ایسے لوگ تو دنیا میں بھی رسواء ہوں گے اور پھر آخرت میں بھی ان کا ٹھکانا جہنّم ہوگا۔

لہٰذا بچو! سب سے پہلے تو یہ نیت کرو کہ آپ نے علم سیکھنا ہے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے اور دوسروں کو دین کی طرف بلانے کے لیے۔

بری عادتوں سے بچنا:

بچو! اچھا انسان بننے کے لیے اور آسانی سے علم حاصل کرنے کے لیے بری باتوں یعنی جھوٹ، غیبت، بہتان، چوری، گالم گلوچ، فضول گفتگو اور بری صحبت سے بچنا بہت ضروری ہے۔ اس لیے کہ علم دل کی عبادت ہے جو بغیر دل کی پاکی کے حاصل نہیں ہوسکتی۔

---

[۱] بخاری

بچو! حضور ﷺ کا ایک ارشاد ہے، جس کا مفہوم یہ ہے کہ ”جو شخص زمانۂ طالب علمی میں گناہوں سے احتیاط نہیں کرتا خداوند تعالیٰ اس کو تین چیزوں میں سے ایک میں ضرور مبتلا کر دیتے ہیں:

۱۔ یا تو وہ عین جوانی میں مر جاتا ہے۔

۲۔ یا وہ علم حاصل کرنے کے باوجود ایسی جگہوں میں مارا مارا پھرتا ہے کہ اس کا علم ضائع ہو جاتا ہے۔

۳۔ یا وہ کسی بادشاہ یا رئیس کی خدمت میں ذلتیں برداشت کرتا ہے۔

بچو! جو طالبِ علم بری باتوں سے پرہیز کرتا ہے اس کے علم سے دوسرے لوگوں کو بھی فائدہ پہنچتا ہے اور خود اس کے لیے بھی علم کی راہیں کھلتی ہیں۔ اس لیے اپنے آپ کو جھوٹ، غیبت، چغل خوری، چوری، فضول باتوں اور گالم گلوچ سے بچائیے۔ ہمیشہ سچ بولئے، دیانت اور امانت داری اور نرم مزاجی اور ساتھیوں کے ساتھ ہمدردی کی عادت ڈالئے۔

اساتذہ کا ادب:

بچو! علم حاصل کرنے کے لیے اساتذہ کا ادب بہت ضروری ہے۔ اساتذہ کے ادب کے بغیر اگر کچھ علم حاصل ہو بھی جائے تو اس کا فائدہ نہ خود کو ہوتا ہے نہ دوسروں کو۔ ایک بہت بڑے بزرگ کا واقعہ ہے کہ علم حاصل کرنے کے بعد

ایک دوسرے شہر چلے گئے۔ رخصت ہوتے وقت تمام استادوں سے ملاقات کی، مگر ایک استاد سے ملاقات کسی مجبوری کی وجہ سے نہ ہوسکی، اس استاد سے بہت تھوڑا سبق پڑھا تھا، اس استاد کے دل میں یہ بات آئی کہ شاید مجھے چھوٹا استاد سمجھتا ہے، اس لیے ملاقات نہ کی، اب وہ بزرگ دوسرے شہر میں بہت بڑے استاد بن گئے، لیکن جب کتاب کھولی تو کچھ سمجھ میں نہ آئے، حالاں کہ طالب علمی کے زمانہ میں بڑے ذہین طالب علم مشہور تھے، اس بات پر پریشان ہوئے، خوب غور کیا، اللہ سے دعا کی، آخر اللہ نے ذہن میں یہ بات ڈالی کہ شاید وہ استاد ناراض ہیں جن سے مل کر نہیں آیا تھا، لہٰذا فوراً اس استاد کو خط لکھا اور نہ ملنے کی وجہ بھی بتائی، استاد صاحب نے جواب میں دعا دی اور کہا کہ میرے ذہن میں یہ بات تھی کہ شاید تم مجھے چھوٹا سمجھ کر نہیں ملے، لیکن اب معلوم ہوگیا کہ وجہ یہ نہیں ہے۔ اس کے بعد یہ بزرگ اتنے بڑے استاد بن گئے کہ پورے ملک میں ان سے بہتر استاد کوئی نہ تھا۔

تو بچو! استاد کو کبھی ناراض نہ کریں، ان کے سامنے نظریں جھکا کر رکھیں، اپنے آپ کو ان کے سامنے زیادہ ذہین ثابت نہ کریں، استاد جو بات بتا رہے ہوں اگر معلوم بھی ہو تو ظاہر نہ کریں، ان سے آگے نہ چلیں، ان سے بڑھ کر نہ بیٹھیں۔ ان کے متعلّقین کا بھی احترام کریں۔

استادوں کو ہمیشہ اپنا محسن سمجھیں، ان کا درجہ بعض معاملات میں والدین سے بھی زیادہ ہے، کیوں کہ استاد آپ کو دنیا اور آخرت کی کمائی کے طریقے بتاتے ہیں۔اپنے استادوں کو علم حاصل کرنے کے بعد بھی نہ بھولیں۔

بچو! استاد کا احسان کتنا بڑا ہوتا ہے، اس کا ایک واقعہ آپ کو سنایا جاتا ہے۔

دنیا میں ایک بہت بڑے بزرگ گزرے ہیں، ایک مرتبہ حج پر جانے لگے: تو جانے سے قبل اپنے استاد کے دروازے پر گئے، اپنے استاد کی بیوی سے کہا: اماں جی! استاد کی جوتیاں مجھے دیدیجئے، اماں جی نے جوتیاں دے دیں، انہیں سر پر رکھ کر بہت دیر تک روتے رہے، پوچھا گیا کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ کہنے لگے: میں استاد کا حق ادا نہ کرسکا، شاید میرے اس عمل سے کچھ تلافی ہوجائے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس کا غلام ہوں جس نے مجھے صرف ایک حرف سکھایا، اگر وہ چاہے تو مجھے بیچ دے، اگر چاہے تو آزاد کردے یا غلام رکھے۔

کتاب کا احترام:

بچو! اپنی کتابوں کا بھی احترام کریں، کتابیں پاک اور صاف ہوکر چھوئیں۔ کتابوں کی طرف ٹانگیں نہ ہونے دیں، اگر بہت سی کتابیں ہوں تو قرآنِ پاک کو سب سے اوپر، اس کے نیچے حدیث، پھر فقہ یعنی دینی مسائل کی کتابیں

رکھیں، دیگر دنیوی کتابوں کو ان کے نیچے رکھیں، کتاب کسی کو پھینک کر نہ دیں، کتاب پر کوئی چیز نہ رکھیں، ان کی خوب حفاظت کریں، ان کے ورق نہ موڑیں اور نہ پھٹنے دیں، ان پر جلد چڑھا کر رکھیں اور صاف رکھیں۔

علم حاصل کرنے میں حرص رکھنا:

علم حاصل کرنے کی خوب حرص رکھیں، اس کے لیے بڑی سے بڑی قربانی دینے سے بھی گریز نہ کریں۔ اس پر ایک چھوٹا سا واقعہ سنئے۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ایک مشہور صحابی گزرے ہیں، آپ رضی اللہ عنہ دمشق میں تھے کہ ایک شخص مدینہ سے سفر کر کے دمشق پہنچا اور ایک حدیث کے بارے میں سوال کیا، حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کسی اور مطلب سے تو نہیں آئے، تجارت وغیرہ تو پیش نظر نہیں، اس نے کہا: نہیں صرف یہ حدیث سننے اور سمجھنے آیا ہوں، تو اس پر حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر یہی بات ہے تو خوش ہو جاؤ، کیوں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص علم کی تلاش میں نکلتا ہے فرشتے اس کے لیے اپنے پر بچھاتے ہیں، جنّت کا راستہ اس کے لیے آسان ہو جاتا ہے، طالب علم کے لیے آسمان اور زمین کی ساری مخلوق حتی کہ سمندر کی مچھلیاں بھی مغفرت کی دعائیں کرتی ہیں۔

بچو! ہمارے بزرگوں نے بڑی مشکلات سے دین سیکھا، اس کے بے شمار

واقعات ہیں کہ ہزاروں میل کا سفر کر کے بزرگوں نے ایک ایک حدیث سیکھی اور کبھی ایک آیت سمجھی۔

بچو! آپ اپنے استادوں سے یہ واقعات سنیں اور کتابوں میں پڑھیں، تاکہ شوق پیدا ہو۔ آج ہمارے لیے دین سیکھنا بہت آسان ہے، جگہ جگہ مدارس و اسکول موجود ہیں، کتابیں موجود ہیں، محنت کریں اور اللہ سے دعا کریں۔ علم حاصل کرنے میں خوب محنت کیجئے۔ وقت کی پابندی کریں، سبق کا ناغہ نہ کریں، ایک ایک سیکنڈ اور لمحہ کو قیمتی جانیں۔

پیارے بچو! اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی حفاظت ہو اور آپ ہر قسم کے شر سے محفوظ رہیں تو قرآن پاک کو اپنے سینوں میں محفوظ کرلیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائیں گے۔

بے شمار احادیث سے یہ مضمون ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں کلام پاک یعنی (قرآن پاک) سے بڑھ کر تقرب کسی چیز سے حاصل نہیں ہوتا۔

پیارے بچو! قرآن پاک کو ہمیشہ وضو کی حالت میں پڑھنا چاہیے اور عاجزی کے ساتھ تلاوت کرنی چاہیے اور یقین کے ساتھ پڑھیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے اور یہ میرے رب کا کلام ہے۔

اکثر لوگوں کو صحت کی فکر رہتی ہے، ورزش کرتے ہیں، روزانہ دوڑتے ہیں اور تفریح کرتے ہیں، حضور ﷺ نے فرمایا کہ سورۂ فاتحہ میں ہر بیماری کی شفا ہے اور قرآنِ شریف دلوں کی بیماری کو دور کرنے والا ہے، اس لیے روزانہ اس کی تلاوت کرنی ضروری ہے۔

اگر کسی کو ذاتی فضیلت اور ذاتی کمال کی وجہ سے کوئی بھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے بتلادیا کہ دنیا کی ہر بات پر قرآنِ شریف کو اتنی فضیلت ہے جتنی خالق کو مخلوق پر، آقا کو بندوں پر، مالک کو مملوک پر۔

اگر آپ اپنا شمار نیک اور زاہد لوگوں میں کروانا چاہتے ہیں تو آپ قرآن شریف سیکھئے اور سکھائیے، یہ بڑا ہی افضل کام ہے۔

پیارے بچو! قرآن پاک پر عمل کرنے سے زندگی آسان اور بہتر گزرتی ہے اور اس کے ثمرات مرنے کے بعد بھی ملتے ہیں۔

علم حاصل کرنے میں محنت کیجئے:

طالب علم کو چاہیے کہ علم حاصل کرنے میں اچھی طرح محنت کرے، اپنے اوقات کو ضائع نہ کرے، علم حاصل کرنے میں ہرگز سستی اور کاہلی سے کام نہ لے، کیوں کہ کاہلی علم سے محرومی کا باعث ہوگی۔

سلف کی زندگی پر غور کریں کہ انہوں نے کیسی محنت کی ہے۔ قرآن پاک

میں ارشادِ خداوندی ہے:

﴿وَالذین جَاهَدُوْفِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا﴾[1]

اور جن لوگوں نے ہماری خاطر کوشش کی ہے، ہم انہیں ضرور بضرور اپنے راستوں پر پہنچائیں گے۔

دوسری جگہ ارشاد ہے:

﴿یَا یَحْیی خُذِ الْکِتَابَ بِقُوَّۃٍ﴾[2]

اے یحییٰ! کتاب کو نہایت قوت کے ساتھ لے۔

عربی کا ایک مقولہ ہے، جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ''جو شخص کسی چیز کا طالب ہے اور اس کے لیے کوشش بھی کرتا ہے تو اپنی کوشش کے مطابق اس کو ضرور پالے گا''۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انسان کوشش کے بعد ہر مشکل کام کو انجام دے لیتا ہے جس طرح بند دروازہ کوشش کے بعد کھل جاتا ہے۔

عربی کا ایک شعر ہے جس کا ترجمہ ہے کہ ''تمہاری خواہش اگر ہے کہ بغیر تکلیف اور مشقت کے عالم فاضل بن جاؤ تو پاگل پن اور جنون ہے، کیوں کہ جب مال و دولت کا حصول بغیر مشقت برداشت کیے نہیں ہوتا، تو پھر علم جو اس سے بدرجہا بلند ہے اس کا حصول بلا مشقت کے کیسے ہوسکتا ہے؟

---

[1] عنکبوت:۶۹ [2] مریم:۱۲

ایک بزرگ کا کہنا ہے کہ ”علم تم کو اپنا ایک حصّہ بھی نہیں دے گا جب تک کہ تم پورے طور پر اپنے کو اس کے حوالہ نہ کر دو“۔

سبق کا مطالعہ:

محنت کے سلسلہ میں مطالعہ کا لحاظ رکھنا بہت ضروری ہے۔ اس کے بغیر کسی طرح استعداد حاصل نہیں ہو سکتی، کوئی بھی اس کے بغیر ترقی نہیں کر سکتا۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھا ہے کہ رات کو بہت کم سوتے تھے اور اکثر حصّہ درس و تدریس اور مطالعہ میں گزارتے تھے۔

ایک بزرگ نے لکھا ہے کہ دہلی میں ایک طالب علم تھے جو بہت غریب تھے اور مطالعہ کے لیے تیل نہ ہونے کی وجہ سے پریشان تھے، ایک دکاندار سے کہا کہ میں تمہاری دوکان کا رات کو پہرہ دے دیا کروں گا، میرے لیے رات بھر کے لیے تیل کا انتظام کر دیا جائے۔ دکاندار خوش ہوا کہ اتنی کم اجرت پر آدمی مجھے مل گیا۔ اور یہ طالب علم خوش ہوئے کہ میرے مطالعہ کا انتظام ہو گیا، ایک رات یہ مطالعہ کر رہے تھے کہ بادشاہ کی سواری گزری جس کے دیکھنے کے لیے ایک جم غفیر شہر اور اطراف سے جمع ہوا تھا، سواری گزر جانے کے بعد کچھ لوگ جو دور سے یہ جشن دیکھنے آئے ہوئے تھے، انہوں نے اس طالب علم کے پاس آ کر دریافت کیا کہ بادشاہ کی سواری گزر گئی، طالب علم نے جواب دیا: مجھے

نہیں معلوم، ہاں ایک شور ضرور تھا۔

عربی زبان کا ایک شعر ہے جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے:

''تم بلند مقام پر اپنی کوشش کے مطابق پہنچو گے اور جو بھی بلندی تک پہنچنے کی خواہش رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ راتوں کو جاگے، عزت اور ترقی چاہتے ہو اور تمام رات سو کر گزارتے ہو؟ یہ نہیں معلوم کہ جس کو موتیوں کی طلب ہوتی ہے اس کو دریا میں غوطہ زنی کرنی پڑتی ہے، پھر علم کو اس آرام طلبی کے ساتھ کس طرح حاصل کر سکتے ہیں؟ عزائم کی بلندی کے بعد ہی انسان بلند مرتبہ پر پہنچ سکتا ہے۔ پس راتوں کو جاگنا انسان کی عزت کا باعث بنے گا، اور اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ بغیر تکلیف و مشقت کے بلندی حاصل ہو جائے تو یہ ایک محال بات ہے جس کی طلب میں وہ اپنی عمر ضائع کر رہا ہے''۔

سبق کی پابندی:

طالب علم کو چاہیے کہ سبق کا کبھی ناغہ نہ کرے، اس سے بے برکتی ہوتی ہے، بسا اوقات اس ناقدری کا نتیجہ علم سے محرومی ہو جاتا ہے۔

حضرت یحییٰ عاقل مدینہ منورہ میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے موطا پڑھا کرتے تھے، ایک روز شور ہوا کہ ہاتھی آیا ہے۔ عرب میں ہاتھی عجوبہ چیز ہے، اس آواز

کو سنتے ہی طلبہ درس چھوڑ کر بھاگ گئے، مگر یحییٰ اسی طرح اطمینان سے بیٹھے رہے، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تمھارے یہاں تو ہاتھی نہیں ہوتا، تم کیوں نہیں گئے جبکہ تمھارے سارے ساتھی چلے گئے؟ یحییٰ نے جواب دیا: حضرت! ہاتھی دیکھنے کے لیے وطن نہیں چھوڑا۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ یہ جواب سن کر بہت خوش ہوئے اور ان کو عاقل اندلس کا لقب دیا۔

تکرار اور مذاکرہ:

طالب علم کو چاہیے کہ سبق کو غور سے سنے اور اس کے بعد اس کا تکرار بھی کرے، اس کے بغیر استعداد پیدا نہیں ہوسکتی اور نہ ہی علم باقی رہ سکتا ہے۔

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مذاکرہ نہ کرنے کی صورت میں آدمی بھول جاتا ہے اور علم ضائع ہو جاتا ہے۔

علم حاصل کرنے میں ثابت قدمی اور تکلیفیں برداشت کرنا

پیارے بچو! ہمیں چاہیے کہ علم جیسی بے بہا نعمت حاصل کرنے میں جو بھی مشکل پیش آئے اسے برداشت کریں اور اپنے بزرگوں کی زندگی کو سامنے رکھیں کہ کس طرح مشکلات سے بھری زندگی گزار کر علم ہم تک پہنچانے کا ذریعہ بنے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دین اسلام کا علم حاصل کرتے ہوئے جو مرتا ہے وہ انبیاء علیہم السلام سے صرف ایک

درجہ کم ہوتا ہے۔

دوسری حدیث میں ہے جس کے راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ہیں، فرماتے ہیں کہ طالبِ علم اگر تحصیلِ علم کی حالت میں مرتا ہے تو شہید ہوتا ہے۔

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں آتا ہے کہ علم حاصل کرنے کے دوران کئی کئی دن فاقہ کی حالت میں رہتے تھے۔ کسی کی طرف سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ ھدیہ ملتا تو آپ علیہ السلام اس کو ان کے درمیان تقسیم کر دیتے، ورنہ یہ حضرات فاقہ کی حالت میں رہتے۔ اسی حالت میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے علم حاصل کر کے پوری دنیا میں پھیلایا۔

مدینہ طیّبہ کے ایک بزرگ لکھتے ہیں کہ علم اس وقت تک حاصل نہیں ہوسکتا جب تک تکلیفیں برداشت نہ کر لی جائیں۔

خاتمہ

آخر میں ذہنی صلاحیت میں اضافہ کے لیے کچھ چیزیں نوٹ کرلیں، قرآن یاد کرنے اور یاد رکھنے کے لیے کچھ طریقے ذہن نشین کرلیں:

۱۔ قرآنِ مجید سینوں میں بآسانی محفوظ کرنے کے لیے درج ذیل تین باتوں کی عادت ڈالیں، ان شاء اللہ قرآن اور جو بھی علم حاصل کریں گے خوب یاد رہے گا:

(الف) پاکیزگی کا خوب خیال رکھیں، استنجاء اچھی طرح کریں۔

(ب) جھوٹ کبھی نہ بولیں، چاہے کتنا ہی نقصان کیوں نہ ہو رہا ہو۔

(ج) استاد اور کتاب کا خوب احترام کریں۔

۲۔ جب تک قرآن مکمّل حفظ نہ ہو جائے سبقی کم از کم ایک پارہ اور منزل دو پارے اور خوب پختہ سنائیں۔

۳۔ صبح وشام اول آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر ۱۰۰ مرتبہ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا پڑھیں۔

۴۔ عشاء کے بعد اول وآخر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سو مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھیں اور اللہ سے دعا مانگیں۔ جتنا آپ نے پڑھ لیا ہے اتنے سے ایک

منزل (اگر ایک منزل مکمّل ہوگئی ہے) کی تلاوت نہایت ادب کے ساتھ ضرور کریں اور حفظ مکمّل کرنے کے بعد روزانہ ایک منزل پڑھنے سے سات دن میں ایک قرآن مکمّل ہوتا ہے، آپ اس کی عادت ڈالیں تو اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پریشانیوں سے محفوظ رکھیں گے، برائی سے محفوظ رکھیں گے، نیک کاموں کی توفیق عطا فرمائیں گے، دعا قبول فرمائیں گے، اس کی عادت ڈالنے سے اللہ کا قرب نصیب ہوتا ہے، قرآن اور دینی علم خوب یاد رہتا ہے، پورے قرآن میں سات منزلیں ہیں، مزید تفصیل اپنے اساتذہ سے سمجھ لیجئے۔ اگر اس پر عمل ناممکن ہو تو کم از کم ایک پارہ روزانہ کسی کو ضرور سنائیں۔

طریقۂ تعلیم و تربیت

برائے اساتذۂ کرام

صبح اور ظہر کے اوقات میں پہلا آدھا گھنٹہ تربیت کے لیے مختص کر دیجئے۔ ٹھیک وقت پر بچوں کو قطار میں ان کے قد کی مناسبت سے اس طرح بٹھادیں کہ چھوٹے بچے آگے اور بڑے بچے پیچھے ہوں۔ لڑکے ایک طرف اور لڑکیاں دوسری طرف ہوں۔

اگر لاؤڈ اسپیکر میسّر ہو سکے تو اچھا ہے، ورنہ بغیر اسپیکر کے ہی پروگرام کرائیں۔ پروگرام پر عمل درآمد کے دوران چند مناسب اور ذہین طالبعلموں کی خصوصی تربیت کرتے جائیں، تاکہ آیندہ وہ بھی دیگر طالبعلموں کو آپ ہی کی طرح تربیت کرا سکیں۔ جب تک کوئی طالبعلم پروگرام کرانے کے لیے تیار (ٹرینڈ) نہ ہو، اس وقت تک اساتذہ صاحبان خود پروگرام کرائیں۔ لیکن دونوں صورتوں میں اساتذہ پروگرام کے وقت بچوں کے سامنے موجود رہیں، ورنہ بچے بے توجہی سے پڑھیں گے اور نتیجہ حسبِ منشاء برآمد نہ ہوگا۔

نماز پڑھنے کی مکمل ترتیب

تکبیر: اَللّٰہُ اَکۡبَرُ۔ ثناء: سُبۡحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمۡدِکَ وَتَبَارَکَ اسۡمُکَ
وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیۡرُکَ۔ تعوّذ: اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ۔
تسمیہ: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۝ سورۃ الفاتحہ: اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۝۱
الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝۲ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ۝۳ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ۝۴
اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۝۵ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ ۵ غَیۡرِ
الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡھِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ ۝۷ آمین سورۃ الاخلاص: قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۝۱
اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۝۲ لَمۡ یَلِدۡ ۵ وَلَمۡ یُوۡلَدۡ ۝۳ وَلَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۝۴
تکبیر: اَللّٰہُ اَکۡبَرُ۔ رکوع کی تسبیح: سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ۔
رکوع سے اٹھنے کی تسمیع: سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنۡ حَمِدَہٗ۔ قومہ کی تحمید: رَبَّنَا لَکَ الۡحَمۡدُ۔
تکبیر: اَللّٰہُ اَکۡبَرُ۔ سجدہ کی تسبیح: سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡاَعۡلٰی۔ تکبیر: اَللّٰہُ اَکۡبَرُ۔
التحیات: اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیۡکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ
رَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیۡنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیۡنَ اَشۡھَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَاَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ۔ درود شریف: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیۡتَ عَلٰٓی اِبۡرَاھِیۡمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبۡرَاھِیۡمَ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ۔
اَللّٰھُمَّ بَارِکۡ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکۡتَ عَلٰٓی اِبۡرَاھِیۡمَ وَعَلٰٓی اٰلِ
اِبۡرَاھِیۡمَ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ۔ دعا: رَبِّ اجۡعَلۡنِیۡ مُقِیۡمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ رَبَّنَا
وَتَقَبَّلۡ دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا اغۡفِرۡ لِیۡ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَوۡمَ یَقُوۡمُ الۡحِسَابُ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ

تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن مجید سیکھے اور سکھائے (حدیث)

فروغِ تعلیم القرآن عظیم صدقۂ جاریہ ہے

قریہ قریہ بستی بستی تعلیم القرآن کے لیے تعاون کریں

باتجوید تعلیم القرآن اور ابتدائی دینی تعلیم و تربیت
کا منفرد اور ملک گیر ادارہ

ٹرسٹ جمعیّت تعلیمُ القرآن

مرکزی دفتر: اندرون عالمگیر مسجد، عالمگیر روڈ، بہادر آباد، کراچی

فون: 021-34935824, 34949837 موبائل: 0312-4124333, 0333-4935824

ای میل: jamiattalimulquran@gmail.com

ریجنل دفتر: 4/A سوسائٹی پلازہ، کنال بینک روڈ، از میر ٹاؤن، نزد چوھنگ روڈ، لاہور۔

فون: 042-35961730, 35961830 فیکس: 042-37499008

ای میل: jtqlahore@hotmail.com